رعایائے فارس کو تھا بغض و کین | ہوئی مستعد بہر تخریب دین
ہر اک جا کیا روسیوں نے ہجوم | مکدر ہوئے جتنے وہ مرز و بوم
کیا جس جگہ روسیوں نے مقام | ہوا اونسے آشفتہ ہر خاص و عام
یہ سرتابی و سرکشی دیکھکر | سلیمان پاشا تھا خستہ جگر
لکھا جائے کس کس کا جرم و قصور | کہ اللہ علیم بذات الصدور
ہوا جنگ میں صلح کا جب ظہور | چمکنے لگا مہر الفت کا نور
ہوا رشتہ تلگراف دراز | بہم ہر دو سو محرم راز و ساز
ہوئے دونوں قیصر بہم ہمزبان | ہوا ایک سے ایک گوہر فشان
ہر اک کا سفیر گرامی نژاد | گیا بہر پابندی عدل و داد
ہوا عہد پایندہ جب استوار | مسجل ہوا نامہ زر نگار
ہوا شہر زرین سے آراستہ | ہر اک باب حسن نظم سے پیراستہ

رخصت گرفتن عثمان پاشا از شہنشاہ روس و ...

شہنشاہ کو یہ زبان ترجمہ کر | کہ پنجہ میں اوسکے ہو طرز رم
جو ہم سے ہوئی سخت پابند شست | اگر ذرا وہ ... بیت ...
... زرین آسیہ ... | کہ دخور ... وہ ہو ... مند

کیا جب کہ کار جہان کا نظام
شہنشہ نے زر داد فکر تمام

طلب پھر کیا زار سے برملا
سپہدار عثمان گردون لوا

دیا اذن ناچار عثمان کو
کہ محفوظ کر قلب سلطان کو

تو از تشنگی صرف ہمت ہوئی
رہ برتری [illegible] رخصت ہوئی

بہت زر نثار بہادر کیا
ہر ایک افسر روم ہمراہ تھا

بگاہ و بعزت ہوا رہنما
سوئے روم مرد نبرد آزما

جھکی موج بحری برائے سلام
سمک سے سما تک گئی بانگ عام

چلے شوق دیدار میں اہل روم
جو تھی یک بیک شاکی بخت شوم

سپہ بھی سے چلے بہر تعظیم مرد
لیے ساتھ طبل و درا و نبرد

فلک نے کیے جشم عثمان نثار
زمین نے لگایا گل تر کا بار

وہ اترا جو دریا کی کان وفا
چڑھا اور بھی بحر جود و سخا

ہوئی آب رفتہ کی پھر واپسی
ہوئی اصل نخل تمنا قوی

چلا پھر پا بوس سلطان روم
کیا خلق نے گرد اوسکے ہجوم

نہ عثمان ملا اپنے سلطانسی بس
ملا قطرہ دریائے عمانسی بس

اٹھا بادشاہ مبارک نہاد
بغل میں لیا گرد کو ہوکے شاد

جبین پر بصد شوق بوسہ دیا
رہا دیر تک اس کا مدحت سرا

ہر ایک جا ہوا کوس نوبت بلند
ہوئی اسکے ملنے سے بس بہرہ مند

ہر ایک کا بر ہوا خواہ آرزو
ہر ایک آرزو بن گئی جستجو

ہوئی جب کہ ترکوں کو آسودگی
الم سے ہوئی ترک فرسودگی

ہوئی تیغ رومی جو زیب نیام
زبان نے سکوت سے لیا مرے کام

ابھی تک تیری یاد ہی ساقیا
وہ مے دے کہ ہو جس سے مستی بپا

وہ مے دے کہ ہو مرہم سینہ ریش
وہ مے دے کہ ہو دافع رنج بیش

کہ یہ گردش روزگار کہن
بدلتی ہے گلدستہ انجمن

ہوا سے بہار گلستان دل
ہوئی شاخ کی منضم آب و گل

ہر اک برگ نخل غنائی کام
ہے پابند جور خزان مدام

ہر اک غنچہ آرزوئے مرام
شگفتہ نہ ہونے سے ہے شکل خام

گلوں سے رہا اب بھی انبساط
کہ یہ ہم ہوا ہے ساز نشاط

نہ وہ دور ساغر نہ وہ جام مل
نہ وہ کیف مینا نہ وہ جز و کل

بجز رنج و حسرت نہ باقی رہا
جو ہو درد باطن کا اسکے دوا

ہوا نامہ قیصری کیا تمام
تمنا کا اسکے ہوا اختتام

مگر اب بھی سمجھے نہ کوئی کمی
کہ ہے سب آئینہ بھی

جھلکنے لگے گا اگر بر ملا
دکھائیگا مضمون نادر بھلا

قلم پھر کرے گا جواہر نثار
بفرق جہاندار گردون وقار

مگر جوہری پر نہیں یہ گمان
کہ اپنے جواہر کو دے رائگان

جواہر کو بہتر ہے مخفی رکھے
کہ تا اوس کو کوئی نہ برباد دے

اگر آئے مرد جواہر شناس
دکھائے اُسے بعد شکر و سپاس

جواہر کی تا قدر ہو بیشتر
سکے اہل دانش کا عیب و ہنر

پلا ساقیا بادہ تہ نشین
کہ باقی سخن کا ہے دور اخیر

وہ مے دے کہ ہو تب بطرز بیان | وہ سنے دے کہ ساکت ہو اپنی زبان

خاتمۂ کتاب

نایاب

پلا ساقیا مجھکو وہ جام مُل
کہ دیکھون تماشائے ترکیب گل

چمن مین گلون کا نظارا کرون
جو پنہان رہا آشکارا کرون

اڑا دون وہ صیاد کی ہچیان
رہے گوشۂ دامن باغبان

تحفظ سے لون انتہا کا وہ کام
کہ ہو شکوۂ عندلیبان تمام

نہ باقی رہے جز گل تقنطو-
سر نگہت غنچہ آرزو-

نہ لون عقل سے کار آئین دین
نہ مبرز نہ مبہم کی ہون ہمقرین

منفرد ہو عقل یار بینہ سے
تجربے کار دیرینہ سے

بزرگون کے نقش قدم پہ تولنا
غبار تنعم نہ برباد دون-

رہے بو حنیفہ سے وار و مدار
انھین کی روش پہ ہو انجام کار

سہو و جودی ہو شہود نگہ
رہے جوہر عقل مقصود کہ

تعین رہے اپنے مقدور حال
ہو حق الیقین زیب عین الکمال

اناسی گذر اپنا ہو برق وش
نہ پھیر باد من کی رہے کشمکش

مقید نہ مطلق نہ آزاد ہو
نہ منکر نہ مرشد نہ کیاد ہو-

مشید مؤید ممجد رہے
مصرف معرف مقلد رہے

معزز گران ہو عروج نیاز
ادا ہو روش پہ ہو حظ زماز

ازل سے رہا ممکنات وجود
ہو واجب ابد تک نثار شہود

لطائف کا جاری رہے سلسلا
تصرف کا اصراف ہو برملا

عروس منزہ رہے ہمکنار
رہے شاہد خود تزئین کار

حدوث و قدم کا نہ جھگڑا رہے
الگ اس کا ہر دم بکھیڑا رہے

نظر آئے جوہر کا نقش لطیف
عرض سے مبرا ہو عکس شریف

نہ تشریح و تقدیس کا ہو خیال
نہ تلویح و تلمیح ہو پیش حال

نہ الجھے کبھی اپنا بیباک نظر
رہے دام ناسوت سے دور تر

گذرتا ہو عرب جبروت میں
رکے جا کے لاہوت ہا ہو میں

عروج مقامات اعلیٰ ہوں بس
نہ باقی رہے پھر کسی کی ہوس

چھلکتا ہی رہ جائے جام صفات
یہ دور تصرف ہو دور حیات

جب اس وصل سے اپنا دل شاد ہو
میرا میکدہ پھر تو آباد ہو

رہے پینے والوں کا جمگھٹ مدام
ہلا تا رہے ان کو تو صبح و شام

ہو جن جن کا موج سے اتصال
ہلال ان کا ہو مثل بدر کمال

تقریظات شعرا مختلف

تقریظ از افکار دربار مولانا غلام سرور صاحب

متخلص بہ ذکا گنج مرادآبادی

جزاک اللہ ای تاب ذی شرف — سیادت کے دریا کے درّ نجف
جزاک اللہ ای عالم نامور — سپہر فضیلت کے شمس و قمر
جزاک اللہ ای سید ذوالکمال — ریاض نجابت کے خورم نہال
جزاک اللہ ای سید روشن ضمیر — فصاحت بلاغت مین سحبان نظیر
جزاک اللہ ای خوش بیان فخیم — بطور تکلم جو موسے کلیم
جزاک اللہ ای شاعر نکتہ زا — شہنشاہ اقلیم ذہن رسا
شہ روم اور روس کے جنگ کا — بہت خوب یہہ جنگ نامہ لکہا
بہت اس کے تصنیف مین فکر کی — بلاغت کے مضمون کی داد دی
دلاویز دلکش ترین دلکشا — لکہا نامہ بے بدل واہ واہ
عبارت کی ترکیب مین بیگمان — مسلسل جو زلف پری پیکران
صفائی مین نور علی نور ہے — تجلے مین بس شعلۂ طور ہے
ہر ایک نقطہ رنگین ہے ای مقتدا — دیا حسن معنے کا دریا بہا
مضامین رنگین ہے مثل عروس — مزین کیا قصۂ روم و روس
مقابل مین اس نظم کے ای دبیر — ہوئی نظم نجم نثر یا حقیر
مضامین زرین بزور قلم — کئے ایسے برجستہ زیب رقم
گلستان فردوس مین دیکہ داد — ہوا شاد فردوسی پاک زاد

گلستان فردوس مین وے کے او
ہوا شاد فردوسی پاک زاد

نظامی کے تربت سے آئی صدا
ہزار آفرین مرحبا مرحبا

لب دُرفشان سخن پرور ان
ہوا وصف تحسین سے گوہر فشان

برادر سخن پروری اے جناب
نظامی و جامی کے ہو ہمرکاب

کہین آپ کو گر سخن آفرین
تو انصاف منصف کی ہے بہترین

بجا ہے کہین جو صغیر و کبیر
کہ ہو بلبل خلد کے ہمصفیر

مفصل اُسے جنگ کا ماجرا
بعنوان نیکو ترین اوّلاً

بیان کر گیا ہے بہ نظم دری
عزیز سخن پرور لکھنوی

سمجھتا نہ تھا اوسکو ہر آدمی
خصوصاً تنک مایہ پارسی

اوسی قصے کو آپ نے تابہا
خوش اسلوب اُردو زبان مین لکھا

بلا ریب اب یہ فسانہ نیا
حلاوت مین قند مکرر ہوا

ہوے ختم تصنیف نامہ کے جب
بسال ہمایون بتائید رب

ذکا مورخ نے اسے نامور
کہا سال - نامہ ہوا خوب تر
۱۳۱۶

چھپا جب کہ یہ نامہ دلپذیر
لکھا سن - چھپا نسخہ بے نظیر
۱۸۹۹ء

تقریظ مع تاریخ از مولانا حافظ محمد انوار اللہ صاحب بیخود ساکن

اسیون ضلع اوناؤ

آتش [illegible] بسیان	بگفتند چنین حال جنگاوران
[illegible]	برون از حد خویش بنهاد گام
[illegible]	شده حمله‌آور چو [illegible] اژدها
[illegible]	[illegible] بجا [illegible] گزین
دلاور [illegible]	سپه کرد آماده بر کارزار
گشادند ترکان [illegible] دست	کزو لشکر روس گشت پست
درخشنده شد تیغ زنگارگون	[illegible] سینه آمد برون
درخشان شده تیغ [illegible] چو برق	[illegible] گشته تا غرب و شرق
ببارید زنگوله باران تیغ	روان گشت دریای خون بی‌دریغ
دلیران رومی بهنگام جنگ	نمودند بر روسیان کار تنگ
شده [illegible] حالت زار روس	نگون شد علم زار شد کار روس
همان [illegible] هندی [illegible] تیز	که چون نام خویش است [illegible] عزیز
رقم کرد آغاز و انجام او	بگیتی پسندیده شد کام او
کنون حضرت [illegible]	سخندان سخن‌سنج صاحب کمال
[illegible] نوشت	به تیغ و سنان تیر و پیکان نوشت
[illegible]	چه خوش گفت ای مرحبا مرحبا
[illegible] تیز	بعالم نمودار شد رستخیز
[illegible]	دل اهل ایران و توران زمین
[illegible]	نهان گشت در گور بهرام گور

بترسید روئین تن اسفندیار ۔ زبون شد یل رستم نامدار
فرامرز و برزو فراری شدند ۔ همه دشت پیمائے خواری شدند
چو شد فکر تاریخ تصنیف او ۔ بهجری نمودم نے جستجو
زبیجو چنین گفت یکبار دل
نہے جنگ ترکان ہشیار دل

تقریظ و تاریخ از طبع عالیجناب نواب محمد عبداللہ خانصاحب خلف

تذکرہ یادگار ضیغم داماد نواب سر شرف الامرا بہادر مرحوم

حمد لائق ہے کبریا کے لئے ۔ نعت زیبا ہے مصطفےٰ کیلئے
اوس نے مخلوق کو کیا پیدا ۔ جملہ عالم کا یہ شفیع ہوا
وہ تو مالک ہے اور بے پروا ۔ بے بلا ریب ہے حبیب خدا
حمد حق نعت مصطفےٰ ضیغم ۔ کر سکے کیا ادا زبان قلم

کہاں ہیں غواصان دریائے معانی اور کدہر ہیں آشنایان بحر سخندانی ذرا آپ ہی چشم غور سے دیکہیں انصاف کو ہاتھ سے نہ دیں۔ کہ اب بہی زمانہ اہل کمال سے خالی نہیں یہہ خیالات صحیح و درست ہیں لاوبالی نہیں سننے سے مجھے مشفق، علامۂ یگانہ فہامۂ زمانہ شاعر شیرین گفتار فخر روزگار۔ مولانا مولوی محمد قدرت علیشاہ صاحب ثاقب نے سچے سچے حالات جنگ روم و روس کو عمدہ تصوف کے پیرایہ میں منظوم فرمایا ہے

تازہ بہار باغ سخن دکھایا ہے۔ افسران عساکر اسلام کی شجاعت۔ دلیران ترک کی جان نثاری حضرت خلیفۃ المسلمین خلد اللہ ملکہ کی ایسے نازک وقت مین مستعدی اور بہادری۔ غرضکہ تاریخ واقعات کی نظم ادا کی ہے۔ واقعی یہ کتاب نایاب چھپی ہے قابل دید ہے بلکہ دیباچہ [illegible] ہے۔ قیصر نامہ نام بھی کیا خوب رکھا ہے۔ بہارستان نظم کا یہ ایک چمن پر فضا ہے۔

خوب تاریخی یہ فسانہ ہے
اسکا مداح اک زمانہ ہے

نئے مضمون ہین اور بندش صاف
کیا ہو مین جو بیان کرون اوصاف

[illegible] یہ تو معدن ہے
گل مضمون کا تازہ گلشن ہے

بس مین وہ جیز جو صلہ کہان سے لاؤن۔ جو لائق مصنف کی مدح سرائی مین زبان ہلاؤن آپکی مدح و ثنا زبان زد خاص و عام ہے۔ دور دور نام ہے۔ نثر و نظم آپ کی ایک کنیز و تمیز ہے بے مثلی کے سبب کلام نیک فرجام سب کو عزیز ہے۔ المختصر اس مضمون کو ایک قطعہ تاریخ پر ختم کرتا ہون۔ اور مولانا موصوف سے اسکی قبولیت کی امید کرتا ہون۔

قطعہ تاریخ

[illegible] سب لے گیا
تھے جو شیران و پلنگ روم و روس

[illegible] جو ہم نے کہی
نظم سیر دل ہو جنگ روم و روس

[illegible] از فاضل بے بدیل جناب مولانا محمد عبد الجلیل صاحب نعمانی اوستاد [illegible] سپہ سالار افواج حضور نظام خلد اللہ ملکہ۔

[illegible] گشتہ اردو واقعات دہلوی
[illegible] سال [illegible] قیصر نامہ دلکش مثنوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جوش حمیت اسلامی کسی پردے میں ہو چھپ نہیں سکتا نشہ توحید پاس اخوت دینی کسی تحریک کی راہ نہیں تکتا۔ ہر بزم میں یہی ذکر بھاتا ہے اور ہر پردے میں اس کا جلوہ دل بہاتا ہے۔ جو کوئی سچے دل سے رسول مقبول صلعم کو افضل المرسلین و خاتم النبیین مانتا ہے۔ یقیناً وہ اہل اسلام کے ساتھ بیریا محبت ہی کو اپنا ایمان جانتا ہے۔ محاربہ روم و روس جو ایک واقعہ یادگار عالم ہے اور ترکوں کی خداداد شجاعت کے ذکر سے جلسہ حاسدان ابتک بزم ماتم ہے لہذا اس جان نثار اسلام اور شیدائے رسول انام نے اُس کارنامہ شجاعان لشکر اسلام کو سلیس بامحاورہ اُردو زبان میں نظم کر کے ان لآلی پریشان کو سلک مسلسل بنا دیا اور بہادران ترک کا جوہر مردانگی صورت الفاظ میں دکھلا دیا۔ چونکہ یہ کتاب اس ریاست اسلامی میں تمام ہو کر زیور طبع سے آراستہ ہوئی اسلئے اُسی جوش حمیت اسلامی نے بعد قصیدہ نعت اپنے ملک کے پادشاہ اسلام مرجع خواص و عوام امیر المسلمین ملاذ المستغیثین معین الضعفا مؤید الغربا ارسطو حکمت افلاطون فطرت سکندر شوکت دارا حشمت فلک رفعت قدر قدرت اعلیحضرت حضور پرنور بندگان عالی میر محبوب علی خاں خلد اللہ ملکہ کی ثناگستری پر صدق دل سے مجبور کیا۔ اور قصیدہ ذیل اس کمترین نے مسطور کیا۔ اگر قبول افتد زہے عز و شرف وھو ہذا ✤

قصیدہ اول در نعت سرور کائنات مفخر موجودات سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمعین

نہ وہ تبلیغ نکوئی نہ وہ ترغیب عمل
دو ہی دن میں گئی سب نیت سامان عمل

پھر کلیجہ میرا دکھ درد سے منہہ کو آیا
نالۂ بلبل ناشاد ہوا ضرب مثل

ستم بتر گئی طالع واژوں سے میرے
کیا ہی اندھیر ہیں ہے صدمۂ تاثیر زحل

جب مرے سوز دروں کو بھڑکتے دیکھا
دیکھا گرمیٔ جگر ہی سے سوز منقل

موم کی طرح ڈھلکنا میرا بے وجہ نہیں
طپش سوزش ہجراں سے گیا ہوں میں گل

کیوں سمجھو نہیں جواہر سے بھی انکو انمول
صدف چشم سے اشک آتے ہیں باہر ہو حل

کیا کریگا وہ میرے گوہر نایاب کا مول
جوہری فلک پیر کو کب ہے اٹکل

جبکہ یکبار ہوا خون تمنا دل میں
آرزوؤں کے امڈنے لگے کالے بادل

خوب جی کھول کے برسیں جو برسنے والے
کیا گھٹا ٹوپ گھٹاؤں کا بندھا ہی منڈل

اپنے ہی خرمن عصیاں پہ اسے تلتے پایا
یہ نہ سمجھا تھا کہ برسیگا کہ ہر تو بادل

ابر رحمت کے جو پڑنے لگے پیہم چھینٹے
جمع ہو ہو گئے رہ رہ کے حواس مختل

لگ گئی ایسی چکاچوند کہ آنکھیں جھپکیں
جل اٹھی تیرگیٔ خانۂ دل میں مشعل

قلب کو اپنے جو انوار مجلا پایا
نظر آنے لگی اسرار معاد و ازل

دیکھا جب منتخب دور زمانہ مجھ کو
ہاتف غیب پکارا کہ نہ اب ہو بیکل

ہے صفائی دل و باطن ترے قلب صفا میں ظہور
فکر ناسوت میں ملکوت میں تو ہے اوّل

اب تو سمجھینگے تجھے ملکہ کا اپنے تارا
جتنے ہیں طوطی و طاؤس و کبوتر ہریل

جب سنا مینے تو بچینی دل سے بولا
کہ مجھے وہ بھی حضرت نے کہا ہے بیکل

لب پہ جب نے کرشمہ کون و مکاں کا آیا
جی میں آیا کہ لکھوں نعت نبی مرسل

بعد اللہ کے ہر ایک سے تو ہے افضل
جو نہ سمجھے نہیں ایمان میں مفصل مجمل

کحل مازاغ بصر ہے تیری خاک نعلین
آستانہ ہے ترا مخرج مسیح زحل

کیا انوکھا ہے تماشہ قسم عز و جل
مالک الملک کا ملک اور ترا اوسمیں عمل

تری طاعت کریں تجھسے جو بغض کریں
انکی عقلوں نہیں کمی انکے دماغوں میں خلل

کشش ذرہ خورشید میں تیرے یہ اثر
کرم شب تاب کے مانند ہو ہر کرم جبل

تو نے ہر مذہب ملت کی گرہ کو کھولا
وا ہوئی تجھ سے ہر ایک عقدہ مالا نحل

تجھ کو اللہ نے وہ زینت صورت دی ہے
مہر شرمندہ ترے سامنے خورشید خجل

پتلیاں تیری ہی صورت کا تماشہ کریں
گر نہ ہوتا تو نہیں احکام شریعت پہ عمل

قاب قوسین ہے رتبہ فتدلی پایہ
کنز مخفی کے جواہر ہیں ترے زیب بغل

ہے فزوں مرتبہ فقر کا تجھ سے رتبہ
بادشاہی میں بھی اوڑھے رہا کالا کمل

تجھ میں نکہت بھی ہے رنگت بھی ہے انوار بھی ہیں
چشمہ مہر کا ہم تجھ کو سمجھتے ہیں کنول

کوئی مند و نہیں خدا کی نہ ہوا اور نہ ہو
تیرا ہمتا تیرا ہمسر نہ مقابل نہ بدل

چشم انداز بحال دل زارم گاہے
بندہ تائب مسکین ہے نہایت بیکل

قصیدہ در مدح اعلیٰ حضرت قدر قدرت سکندر زمان رستم دوران ارسطو وقت مالک تاج و تخت

بجشن شمیم حضور پر نور مظفر الممالک سپہ سالار فتح جنگ
میر محبوب علیخان بہادر پادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

کیوں الہی مرے تقدیر کا چکر نہ گیا
اثر تیرگی بخت سیہ تر نہ گیا

ایسا کچھ کھینچنے والے نے مدو کھینچا
کوئی نقطہ خط پرکار سے باہر نہ گیا

شکن ناصیہ دور زمانہ نہ مٹی
ستم گنبد بے در نہ گیا پر نہ گیا

وہ وہ آہ دل پر سوز غریب تاثیر
لیکے کب نالۂ شبگیر ہوا پر نہ گیا

ربط باقی ہی رہا شور جرس کا غم سے
ہمرہ تار نفس کب یہ کبوتر نہ گیا

سب گیا دل سے مرے سارا مسرت لیکن
عزم سیر چمن فکر سخنور نہ گیا

تھا مرے چشم کو چسکا جو نظر بازی کا
نہ گیا لطف تماشائے گل تر نہ گیا

دل میں آیا کہ لکھوں مطلع برجستہ کوئی
کہ ابھی رنگ نے میں اوج فلک پر نہ گیا

مطلع

لال کب بچکے ترے سامنے تھر نہ گیا
آبرو کھو کے کب اس بزم سے گوہر نہ گیا

خلق افضل سے ترے دونوں ہی مجلس ہے
خلق سرور نہ گیا حملہ حیدر نہ گیا

محترم تو نے جو سادات کو سمجھا شاہا
اس لئے سایۂ الطاف پیمبر نہ گیا

ساغر جاہ و مناصب کو چھلکتا پاکر
کوئی سائل ترے در سے کبھی بے زر نہ گیا

ایک دو پانچ دس و بیس کی گنتی کیا ہے
لاکھ دو لاکھ سے وہ کم کبھی لیکر نہ گیا

گر کسی عالم و زاہد کی ہوئی مہمانی
زندگی تک وہ کبھی غیر کے گھر نہ گیا

جد مر نیکے بھی اولاد نے منصب پایا — پیر وہ رتبہ تھا کہ مر مر کے بھی پاہو نہ گیا
جسکو دنیا میں تیرے ہوا اعزاز نصیب — عزل کے بعد بھی وہ منصب سے معزز نہ گیا
تالب گور رہا فر فریدون باقی — دست کاوہ میں بھی ضحاک کا محضر نہ گیا
تیری شوکت سے بڑھا شوکت دارا کا فرخ — تیرے اقبال سے اقبال سکندر نہ گیا
تیری قسمت نے ہر اک شے کو بڑا کر رکھا — ہو گئی جم نہ گئی رتبہ قیصر نہ گیا
تیری ترکیب عناصر میں ہے ترتیب نوال — بذل میں حاتم تری ہمت کے برابر نہ گیا
کیوں نہ ہو ہند میں تیرا ہی کرم کا چرچا — کون گذرا ترے الطاف سے بیکس نہ گیا

مطلع

مہر کب تیری سواری کے برابر نہ گیا — آگے آگے ترے کب ماہ منور نہ گیا
کونسے دن تیری کیوں نے نہ دبائی — آستانہ پہ فلک کب تری جھک کر نہ گیا
مشتری نے تری زہرہ سے بھی کب تعریف — کب تری بام پہ ناہید سبک تر نہ گیا
کیوں نہ دیکھے تجھے بہرام فلک جھک جھک کر — تجھ سے خوش ہو کے بھلا کونسا اختر نہ گیا
کب عطارد نہ بنا منشی دفتر تیرا — کب تری تیغ سے مریخ ہمت کر نہ گیا
نہوئی کب تری مرکب کی صبا سی جھپٹ — کب غبار سم توسن ترا اڑ کر نہ گیا
کب ہوا باد بہاری کو یہ انداز نصیب — فیل سیموں ترا کب صورت صرصر نہ گیا
شیر قالین بھی ہوا وقف ہوای شمشیر — کس شبستان میں ترا خنجر ہو کر نہ گیا
ہے نشانہ تری بندوق کا صید او آ — طائر رنگ حنا بھی کبھی بچ کر نہ گیا
اوکماندار بچا کون تری پیکان سے — تیر کس رگ میں ترا صورت نشتر نہ گیا

ہاتھ محراب عبادت میں اٹھا بہر دعا
کہ ابھی مدح سرا جانب عنبر نہ گیا

یا الہی ترے محبوب کا محبوب ہو یہ
کہ کبھی اس سے سر آل پیمبر نہ گیا

صد وسی سال تلک صاحب اقبال رہے
کیونکہ یہ تیری رضا سے کبھی باہر نہ گیا

نہ رہے وہ بھی ترے لطف و کرم سے محروم
جس سے محروم کوئی مفلس و تونگر نہ گیا

ایضاً

لباس فقر کے پردہ میں لکھتے تھے جو عریانی
جنوں نے مجکو بخشے شال گل کے چاک دامانی

سبزہ گردش رنگ کار گردش میں گذرتی ہے
نہیں ہے چرخ کی صورت کبھی مجکو تن آسانی

کبھی سر پر بگولے ہیں کبھی کانٹے ہیں داماں کے
یہ زریں سائبان ہیں مجکو وہ چتر سلیمانی

ہیں صحرای جنون کو وادی ایمن سمجھتا ہوں
شعاع طور عشق نور سے چہرہ ہے نورانی

وہ ہم ہیں جب سے ترک حب دنیا دنی کر دی
ملا ہے بوریہ کو رتبۂ اورنگ سلیمانی

فضائے کوچہ رشک ارم کر گئے محفل میں
خدا جانے مجھے بھائے نہ بھائے باغ رضوانی

شکست رنگ عارض نے یہ رنگ اپنا جمایا ہے
بسی ہے صد و دیوار سے ہر وقت ویرانی

اگر وحشی سا میں باہر نکل جاتا ہوں راتوں کو
چراغ راہ بن جاتا ہے ہر غول بیابانی

میری بے برگیاں جب غنچے پہ اپنا دکھاتی ہیں
چمن کے زرد پتے مجھپہ کرتے ہیں گل افشانی

میری ارزانیاں بند ہیں غمخانہ میں
مقید تنگ گوشہ میں جیسے کوئی زندانی

میری افسردگی سے غنچۂ گل ہونے نہیں پاتا
مری دل میں پھپھلے پھولے ہیں کشت غم کی دہقانی

اگر جی کو دس یوں ہی ہیگی دل تو کھاتی
بجھگی آگ کے مول ایکدن آب پیکانی

تمہارے [illegible] کیا ہو گئی اس [illegible]
کہ [illegible] تی ہے معشوق ازل کی یاد روحانی

[illegible]
[illegible] طرح میرا دل [illegible]

ذباب حسن گر بیٹھے میرے خوانِ تخیل پر
کرے پامال مجھ پہ رحمت یزدان مگس رانی

کھچا ہی وادیٔ ایمن کا نقشہ میری نظروں میں
نظر آتا ہے کیا کیا جلوہ انوار یزدانی

کسی کا آفتاب داغ الفت کیا عیاں ہیگا
سر شکل خط بیضا ہے خط چاک گریبانی

نہیں ہے قدر میرے سامنے کچھ سلطنت جم کی
میری پہلو میں ہے مجھکو شیشۂ دل جام عریانی

نظر پڑ جاتی ہے جب ہم حسینان فرنگی پر
بچا لیتی ہی مجھکو الفت ارباب عرفانی

سمجھتا ہوں گلیم فقر کو میں بس سلطانی
لٹاتا ہوں ہمیشہ گوہر اسرار قرآنی

بنایا ہی خدا نے دل میرا گنجینۂ الفت
مری نظروں میں ہے شکل بدیہی علم یونانی

مرا دست کرم رکتا نہیں ایثار دولت سے
ڈھلکتے ہیں مری آنکھوں سے کیا کیا در عمانی

حدیث مصطفےٰ سے ہے دہن پیمانۂ کوثر
زبان تر مری ہی موج بحر فقہ نعمانی

میرے نور یقین سے ہی شبستان جہان روشن
برنگ شمع کافوری سراپا دل ہی نورانی

کیا کرتا ہے صید اکثر غزالان معانی کو
نی خامہ میرا ہے یا کوئی شیر نیستانی

مری اشعار گوہر بار پر ہے فخر عالم کو
مری طبع رسا پر ناز کرتی ہے سخندانی

پھڑک اٹھتا ہی جو سنتا ہی مری نظم دلکش کو
وہ سامع لکھنوی ہو دہلوی ہو یا ہو ایرانی

تصور میں نے باندھا ہی جو اک مہر خلافت کا
سیہ خانہ مرا ہے مورد انوار یزدانی ہے

نہیں ہے سر ابہام بھی یہ سودا مجھکو کس کا ہے
چھپا ہی میرے دل میں داغ سا ان پنہانی

ابل پڑتا ہوں مثل چشم گریاں جوش غم میں
ڈھلکتا ہی کسی کی یاد میں آنکھ سے پانی

سخن سنجی جو فیاض ازل نے مجھکو بخشی ہے
یہ جی میں ہے جاؤں آج ہی رنگ گل فشانی

یہ میدان سخن ہی گو جواب عرصۂ محشر
سمند فکر کی اپنی دکھاؤں فرط جولانی

او [illegible] شعبے میرے نظم نگین ہیں
کروں شاہ دکن کی آج کرتا ہوں ثناخوانی

ہنسوں پر جب سنایا سبق میں نے [illegible] کہ سننے سے پھڑک اٹھے لحد میں روح خاقانی

جہاں نکلے جو روحی شہ بنور پاک یزدانی دل قدسی بنا آئینہ اسرار ربانی

سحر کر لیا دم میں [illegible] عشاق کو سویدائے دل سلطان بنا مہر سلیمانی

اگر چاہیں سلاطین جہاں پر شرف حاصل تو فغفور و خاقان کو کریں [illegible] دربانی

تصور سے کیا چوں شمع روشن خانۂ دل کو تعالی اللہ کیا ہی چہرہ زیبا ہے نورانی

[illegible] عالم [illegible] [illegible] ابر کرم کی طرح جب وہ ظل سبحانی

[illegible] دل گنجینۂ احسان [illegible] مخزن آیات قرآنی

[illegible] دل [illegible] میں [illegible] خشک آنکھ کا پانی

[illegible] [illegible] ابر کرم اے بحر حقانی

[illegible] [illegible] طوفانی

[illegible] [illegible] درد پریشانی

[illegible] گوارا کی نال [illegible] میں یہ سختی و حیرانی

اگر [illegible] نہیں ہے کیا ضرورت ہے جو [illegible] پنہانی

اٹھاؤں [illegible] کہ ہو گلگونہ رخسار مدح ثناخوانی

[illegible] کہ ہے درگاہ تیری مرجع [illegible]

بحق احمد مرسل [illegible] امام انبیا فخر رسل سرقوم عدنانی

بحق حضرت ابوبکر صدیق [illegible] بحق شہ عمر زیب گلستان مسلمانی

بحق حضرت عثمان گل باغ [illegible] بحق شاہ مردان شیر یزدان نور عرفانی

بحق حضرت [illegible] بحق رہبر کامل جناب فضل رحمانی

رہے تا شب کی تمنا ہو تیری درگاہ عالی میں	طلسم آسا سے جبتک نقش ہو عالم فانی
رہیں جبتک فلک کے قطب و نوں ساکن و ساکت	رہے جبتک فنا ان کیطرح دور چرخ گردانی
مہ و انجم فلک کے شمع سان جبتک رہیں روشن	رہے خورشید جلتا ہیں جبتک درخشانی
در شہوار جبتک زینت سر تاج شاہاں ہو	رہو جبتک سلاطین جہاں کی مملکت رانی
گلوں کا گلشن ایجاد میں جبتک رہے جوبن	رہیں جبتک ترنم زیر مرغان گلستانی
یہ سلطان جہان بخت جوان دولت رہو زندہ	کرو شاہی میں اہل فضل و مسکیں کی نگرانی

خاتمة الطبع

جدول خلاصۂ تواریخ سلاطین روم تا عہد سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ

نمبر	اسمائے سلاطین	سنہ ولادت	سنہ جلوس	سلطنت	عمر	سنہ وفات
۱	سلطان عثمان خان اول	۶۵۶ ہجری	۶۹۹	۲۷	۶۹	۷۲۶
۲	سلطان ارخان	۶۸۶	۷۲۶	۳۵	۷۵	۷۶۱
۳	سلطان مراد خان اول	۷۲۶	۷۶۱	۳۱	۶۵	۷۹۱
۴	سلطان بایزید خان اول	۷۶۱	۷۹۲	۱۴	۴۴	۸۰۵
۵	سلطان محمد خان اول	۷۸۱	۸۱۶	۸	۴۳	۸۲۴
۶	سلطان مراد خان ثانی	۸۰۶	۸۲۴	۲۶	۴۹	۸۵۵
۷	سلطان محمد خان ثانی	۸۳۳	۸۴۲	۳۶	۵۳	۸۸۶
۸	سلطان بایزید خان ثانی	۸۵۱	۸۸۶	۳۳	۶۷	۹۱۸
۹	سلطان سلیم خان اول	۸۷۲	۹۱۸	۵۱۸ ^۸	۵۴	۹۲۶
۱۰	سلطان سلیمان خان اول	۹۰۰	۹۲۶	۴۸	۷۴	۹۷۴
۱۱	سلطان سلیم خان ثانی	۹۲۹	۹۷۴	۹	۵۳	۹۸۲
۱۲	سلطان مراد خان ثالث	۹۵۳	۹۸۲	۵۷۸ ^۲۰	۵۰	۱۰۰۳
۱۳	سلطان محمد خان غازی ثالث	۹۷۴	۱۰۰۳	۹	۳۸	۱۰۱۲
۱۴	سلطان احمد خان اول	۱۰۰۰	۱۰۲۶	۳۷۶ ^۱	۳۲	۱۰۳۲

بعون صانع بیچون بمکان فضل خالق زمین و زمان

درین ایام خجسته فرجام و زمان میمنت التیام کتاب نهایت سلیس و عجیب مسمی

نادر المنشآت ۱۲۹۱

مع

فرسنامه ۱۹۰۱

که در تحصیل لغت و [illegible] صد و فوائد صرف و حرفست خواندن و نوشتن خط فارسی حاصل میگردد

در مطبع احمدی باهتمام حاجی محمد تقی [illegible] طبع گردید

ح ۲۵۱

طرز تعلیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ مبتدیوں کے واسطے کوئی کتاب ایسی کہ جسمین لغت ہر قسم کے بلحاظ مناسبت ایک بحر مین فصل وار مسطور ہوں اور مصادر و قواعد ضروری بھی ضرور ہون نتھی اسواسطے بیچ قاموس صراح منتخب بحر الجواہر مخزن الفاظ الادویہ نفائس برہان بہار عجم غیاث وغیرہ سے لغت مستنبط کرکے یہ رسالہ لکھا اور نام اسکا نادر الترتیب رکھا اس کے الفاظ بجوالہ کتب مضبوط مین اشعار باہم نہایت مسلسل و مربوط ہین اگر کوئی اپنے محل سے دور ہو جائے تو اُسکے ایہام مین قصور ہو جائے تمام کتاب پُر از ایہام و اشارات ہی ہر شعر مین سواے معنی لغات کے نصیحت یا مذاق یا قصہ غرض کوئی نہ کوئی دلچسپ بات ہے حتی کہ اسکے نام مین بھی ایہام ہی اسواسطے کہ عزیز بمعنی نادر بھی ہے اور عزیز الدین احمد میرا نام ہے کارساز بے نیاز کی مدد سے ۱۲۹۶ھ مین ختم ہوا اگر ہر مصرعہ دیباچہ کے حرف اول یا آخر لیے جائین دونون طرح سے یہ سن نکلین مصرع عجب تاریخ ہے تاریخ اسکی ۔ اور عجب تاریخ بھی مادہ تاریخ ہے ۔ ناظرین باتمکین سے امیدوار ہون کہ اگر کسی لغت مین اختلاف ہو تو وے اختلاف کتب ہے کہ بہت شائع ہے جانین اور نظر کی خطا کہ بمقتضاے بشریت ہوگی از راہ آدمیت چشم پوشی فرمائین بہر حال کلمات طعن و تشنیع تا امکان زبان پر نہ لائین بلکہ اُسکے عوض دعا فرمائین اب اللہ تعالی سے اُمیدوار ہون کہ اسکا رواج ہو تو پڑھنے والا اسکو کسی امر مین نہ محتاج ہو جو اسکی ہر بات پر ماہر ہوگا بیشک ضروری اُردو فارسی [illegible] تختی لکھنا شروع کرے [illegible] فارسی پڑھنا چاہیے تو نستعلیق